جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (33)

از مفتی محمد صاحب

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی

مضامین:

☆ ”میں شریعت کو نہیں مانتا“ کہنے والے کا حکم
☆ ٹریکٹر کے کثیر اخراجات سے تیار کی گئی بارانی زمین پر عشر ہے یا نصف عشر؟
☆ بچے کی ولادت کے بعد عورت کی موت شہادت کی موت ہے یا نہیں؟
☆ ترکۂ میت بطورِ میراث تقسیم ہوگا
☆ مرحومہ بیوی کی محبت میں موت کی دعا یا تمنا کرنا
☆ بچے کی پرورش میں خالہ کا حق مقدم ہے یا پھوپھی کا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

”میں شریعت کو نہیں مانتا“ کہنے والے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین دریں مسائل کے کہ ایک شخص کا اپنے بھائیوں سے کچھ لین دین زمین مکان راستہ نہر تک، زمین بقدر 5 کنال، شہری زمین ٹیوب ویل کا حصہ مکان چھت وغیرہ تقریباً 1,70,000 کا ہے جھگڑا ہوا۔ تمام بھائیوں نے کہا کہ رب نواز جانے اور سارا معاملہ۔ ہم نے رب نواز کو شریعتِ محمدی کا کہا، اس نے شریعتِ محمدی کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا ہے اور کہا کہ جو کچھ کرنا ہے کر لے۔ جو من پٹنا ہے پیٹ لے میں شریعت کو نہیں مانتا۔ جس پر گواہ حاجی خان اور استاد عبدالرحمٰن ہیں۔ اب آپ سے مسئلہ یہ پوچھنا ہے کہ اس رب نواز کی شرعی تعزیر، نکاح، ایمان کا کیا معاملہ ہے؟ اور اس کے ساتھ لین دین کا کیا حکم ہے وضاحت فرمائیں۔ (ملک احمد اعوان۔ بھکر)

جواب: ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی دل سے شریعت اسلامیہ کے احکام کو حق اور منجانب اللہ تسلیم کرے، لہٰذا جو شخص دل سے یہ کہے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا، خواہ کسی ایک معاملہ میں ہی ہو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

اور اگر وہ دل سے تو شریعت کے قوانین کو حق تسلیم کرتا ہے مگر عملی طور پر قبول نہیں کرتا تو ایسا شخص سخت گناہ گار اور فاسق ٹھہرے گا مگر دائرۂ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔

قال اللہ تبارك و تعالیٰ: ﴿فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا في أنفسهم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما﴾ (النساء: ٦٥)

منافقین کے بارے میں ہے:

﴿وإذا قیل لهم تعالوا إلی ما أنزل اللہ وإلی الرسول رأیت المنٰفقین یصدون عنك

صدودا﴾ (النساء: ٦١)

مذکورہ بالا اصول کے مطابق اگر سوال میں درج الفاظ ''میں شریعت کونہیں مانتا'' سے مقصود شریعت کا دل سے انکار ہے تو یہ شخص ان کلمات کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا ہے اور اس پر بیوی بھی حرام ہوگئی۔اس پر تجدیدِ ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔

اور اگر ان کلمات سے مقصد یہ ہو کہ میں شریعت کو حق تسلیم کرتا ہوں مگر اس مسئلہ میں شریعت پر فیصلہ کرنے میں میرے لیے کچھ مشکلات ہیں، اس لیے میں شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کروانا چاہتا تو اس صورت میں یہ کلمات موجبِ کفر تو نہیں، لیکن انتہائی خطرناک ضرور ہیں۔اس لیے اس صورت میں اس شخص پر احتیاطاً تجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے، اور کہے ہوئے کلمات سے توبہ واستغفار بھی لازم ہے۔

ٹریکٹر کے کثیر اخراجات سے تیار کی گئی بارانی زمین پر عشر ہے یا نصف عشر؟

سوال:1) ہمارا علاقہ بارانی علاقہ ہے اور ہم زمینوں میں ٹریکٹر کے ذریعے ہل چلاتے ہیں اور کھاد فصل کو دیتے ہیں اور مزدوری پر فصل میں گوڈی اور دیگر کام یعنی وقتاً فوقتاً بیماریوں کی روک تھام کیلئے اور فصل کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے طاقت ور ادویہ کا اسپرے بھی کرواتے ہیں۔اس سے قبل تمام اہل علاقہ پیدا ہونے والی فصل میں عشر ادا کرتے رہے ہیں، لیکن اتفاق سے مطالعہ کے دوران کتاب ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' جلد نمبر 3 مؤلف حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر 469 پر ''ٹریکٹر وغیرہ چلانے سے زراعت کا عشر بیسواں ہے'' نظر سے گزرا۔لہٰذا اس مسئلہ میں رہنمائی فرمائیں کہ آیا اس زرعی زمین سے حاصل ہونے والی فصل کا عشر ادا کریں یا نصف عشر ادا کریں؟

2) اگر عشر ادا کریں تو ٹریکٹر کے ذریعے ہل کے اخراجات، بیج، کھاد، ادویہ، گوڈی وغیرہ کی مزدوری اور فصل کیلئے بطور پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کیلئے جو ادویہ استعمال ہوتی ہیں ان تمام اخراجات کو منہا کرکے عشر ادا کریں یا بغیر منہا کیے عشر ادا کریں؟ آیا ہم فصل پر تمام اخراجات کو بغیر منہا کیے عشر ادا کرتے

چلے آئے ہیں تو پھر ہم پر نصف عشر کیوں نہیں؟ (سید سعید حسین شاہ۔چھتر پلین)

جواب: 1) بارانی زمین کی پیداوار میں عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے، چاہے زمین کی تیاری پر کتنے ہی اخراجات آئے ہوں، اس لیے کہ اصل مدار پانی کے قیمتاً یا مفت حاصل ہونے پر ہے، اگر پانی مفت حاصل ہوا ہے تو پیداوار میں عشر ہے اور اگر پانی قیمتاً حاصل ہوا ہے تو پیداوار میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ ہے، چنانچہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اس سے معلوم ہوا کہ اگر آبپاشی پانی خرید کر کرتا ہے تو بیسواں حصہ پیداوار کا دے اور اگر مفت کے پانی سے کرتا ہے تو کنویں سے آب پاشی کرنے میں بھی بیسواں حصہ دے اور نہر سے کرنے میں دسواں حصہ دے جبکہ زمین عشری ہو، یعنی کسی کافر سے نہ لی گئی ہو۔اور جس سال آب پاشی نہ کرنی پڑے اس سال دسواں حصہ دے اور جو دو قسم کی آب پاشی ہو تو جو غالب ہے اس کا اعتبار ہے۔" (امداد الفتاویٰ:2/58)

حضرت العلامۃ مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "آپ کے مسائل اور ان کا حل" میں بارانی زمین کی پیداوار میں بیسویں حصے کے وجوب کا جو قول کیا ہے اس کی تائید اکابر علماء کے فتاویٰ اور کتبِ فقہیہ سے نہیں مل سکتی ہے اور حضرت رحمہ اللہ نے بھی کوئی دلیل ذکر نہیں کی ہے۔ ہمارے سامنے جو دلائل ہیں ان کی روشنی میں بارانی زمین میں عشر یعنی دسویں حصے کا واجب ہونا ہی راجح ہے۔

کتب فتاویٰ کے حوالے: (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:6/164، جواہر الفقہ :2/280، احسن الفتاویٰ:4/355)

2) فصل تیار ہونے سے پہلے پہلے زراعت پر ہونے والے اخراجات منہا کیے بغیر عشر نکالا جائے گا۔

بچے کی ولادت کے بعد عورت کی موت شہادت کی موت ہے یا نہیں؟

سوال: میری بیوی نے 14 رمضان المبارک بمطابق 25 اگست 2010ء بذریعہ آپریشن ہسپتال میں بیٹی کو جنم دیا۔ آپریشن کے بعد ابھی وہ ٹھیک طرح سے ہوش میں بھی نہیں آئی تھی کہ تقریباً 10 گھنٹے بعد ان کا

انتقال ہوگیا۔مقامی علماء اورلوگوں کے کہنے کے مطابق میری بیوی کواللہ تعالیٰ نے شہادت کادرجہ عطافرمایا ہے۔آپ کے نزدیک میری بیوی کی موت قرآن وحدیث کے مطابق کیسی ہے؟ عام موت ہے یاواقعی شہادت کی موت ہے؟ نیزاس موت پر مرحومہ اورمرحومہ کے خاوند یعنی میرے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا درجات ہیں؟ (فہیم احمد۔وہاڑی)

جواب: ولادت کے بعد حالتِ نفاس میں موت کوشریعت نے شہادت کی موت قراردیاہے،لہٰذا آپ کی بیوی کی موت آخرت کے اعتبار سے شہادت کی موت ہے،یعنی آخرت میں ان کوشہیدوں جیسا اجر و ثواب ملے گا۔البتہ دنیوی اعتبار سے شہید کے حکم میں نہیں ہے۔آپ کوایسی بیوی کی جدائی پرصبر کرنے اوراللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے سے اجر ملے گا۔

ترکۂ میت بطورِ میراث تقسیم ہوگا:

سوال: میری بیوی نے جو بچے کی ولادت کے بعد فوت ہوگئی۔تقریباً ایک سال لڑکیوں کے سکول میں استاد کےطور پرملازمت بھی کی تھی جوکہ ان کی موت سے تقریباً 2 ماہ پہلے ختم ہوگئی تھی۔لڑکیوں کے اسکول سے انہیں جوتنخواہ روپوں کی صورت میں دوران ملازمت ملی وہ ہم نے سنبھال کررکھی ہوئی تھی تاکہ ہم ضرورت پڑنے پراپنے مکان کے لیے پلاٹ وغیرہ خریدلیں گے یا گاڑی وغیرہ لے لیں گے۔اب میری بیوی کی وفات کے بعداس رقم کا میرے لیے استعمال کیسا ہے،میں بحیثیت خاوند وہ رقم اپنے کسی مصرف میں لاسکتاہوں یانہیں؟ (فہیم احمد۔وہاڑی)

جواب: یہ رقم مرحومہ کے ترکہ میں شامل ہوکران کے ورثاء کے درمیان شرعی حصص کے مطابق تقسیم ہوگی۔

مرحومہ بیوی کی محبت میں موت کی دعایاتمنا کرنا:

سوال: میں اپنی بیوی سے حددرجہ محبت کرتاتھااوروہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتی تھی۔بیوی کے انتقال

کے بعد میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوں۔ بے شک زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور انسان بے بس ہے۔ اب میں اگر بیوی کی محبت اور بیوی کی ملاقات کے شوق میں اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں کہ یا اللہ! مجھے میری بیوی سے جنت میں جلد از جلد ملوا دے اور میری قبر میری بیوی کی قبر کے ساتھ بنوا دے اور مجھے اسی رمضان کی مبارک ساعتوں میں اپنی بیوی سے جنت میں ملوا دے تو یہ دعائیں مانگنا کیسا ہے؟ (فہیم احمد۔ وہاڑی)

جواب: کسی بھی دنیوی مصیبت کی وجہ سے یا کسی کی محبت میں موت کی دعا یا تمنا کرنا جائز نہیں، اگر دعا کرنی ہی ہو تو یہ دعا کی جاسکتی ہے:

"اللّٰهم أحيني ما كانت الحياة خيرا لي، وتوفني إذا كانت الوفاة خيرا لي."

''اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔''

عن أنس رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:

"لا يتمنين أحدكم الموت لضر نزل به، فإن كان لا بد متمنياً للموت فليقل: اللّٰهم أحيني إلخ.

وفي ردالمحتار: ٦/٤١٩:

رجل تمنى الموت لضيق عيشه أو غضب من عدوّه يكره لقوله عليه الصلوٰة والسلام: "لا يتمنى أحدكم الموت إلخ."

دوسری شادی کرنے کی صورت میں جنت میں دوسری بیوی کی رفاقت ہوگی یا پہلی کی؟

سوال: مقامی علماء اور لوگوں کے مطابق میری بیوی کی موت شہادت کی موت ہے اور قیامت کے دن میری یہی بیوی ان شاء اللہ جنت میں میری حوروں کی سردار اور میری بیوی ہی بن کر مجھے ملے گی۔ (ان

شاءاللہ) میری عمر اس وقت تقریباً 30 سال ہے۔اس وقت میری ایک بیٹی بھی ہے جس کی پیدائش کے بعد میری بیوی کا انتقال ہو گیا،لہٰذا دنیا داری کے تقاضوں کے مطابق اگر میں دوسری شادی کر لیتا ہوں تو مرنے کے بعد جنت میں مجھے اپنی پہلی بیوی (جو کہ وفات پا چکی ہے) کی رفاقت ملے گی یا دوسری کی؟ (فہیم احمد۔وہاڑی)

جواب: آپ کے نکاح میں ہوتے ہوئے جس بیوی کا بھی انتقال ہوگا ان شاء اللہ جنت میں اس کی رفاقت نصیب ہوگی۔دوسری شادی کرنے کی صورت میں دوسری بھی آپ کی رفاقت میں ہوگی اور پہلی بھی۔

بچے کی پرورش میں خالہ کا حق مقدم ہے یا پھوپھی کا؟

سوال: میری بیٹی کی پرورش کے لیے اس کی خالہ اور اس کی پھوپھیاں اصرار کر رہی ہیں۔دونوں میری بیٹی کو گود لینا چاہ رہی ہیں۔میری بیٹی کی خالہ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے،اس کی شادی کو 9 سال کا عرصہ بیت چکا ہے،جبکہ میری بہن کے اپنے بھی تین بچے ہیں۔میرا اپنی بیٹی کو دونوں میں سے کسی کو یا کسی اور رشتہ دار کو گود دے دینا کیسا ہے۔ (فہیم احمد۔وہاڑی)

جواب: بچی کی پرورش میں خالہ کا حق پھوپھی سے مقدم (پہلے) ہے،لہٰذا خالہ کو پرورش کا موقع دیا جائے۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]